سوال

(323) کرایہ مکان میں زکوٰۃ واجب ہونے کی صورت کیا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ایک عزیز جو ریٹائر آرمی آفیسر ہیں۔ مندرجہ ذیل امور میں ذہنی خلفشار کا شکار ہیں۔ براہِ کرم قرآن اور حدیث کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

۱۔ ان کو ایک فلیٹ حکومت کی طرف سے ریٹائرمنٹ پر بطور انعام ملا جو انھوں نے کرائے پر اٹھایا ہوا ہے ذاتی حیثیت میں ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی رہائشی مکان نہیں ہے۔ خود وہ آج کل اپنے والدین کے پاس رہتے ہیں۔ اس کرائے کی رقم میں سے ان پر زکوٰۃ واجب ہے ؟

۲۔ اس فلیٹ کے علاوہ ان کی ملکیت میں ایک خالی پلاٹ ہے جو انھوں نے ابھی بغیر تعمیر کے کاروباری نیت کے لیے رکھ چھوڑا ہے کہ مستقبل میں یا تو اس پر اپنا مکان تعمیر کر لیں گے اور یا اسے بیچ دیں گے۔ کیا اس پلاٹ پر انھیں زکوٰۃ دینا پڑے گی۔ اگر دینا پڑے گی تو کس قیمت پر؟ قیمت خرید پر یا اس کی تخمیناتی حالیہ مارکیٹ قیمت پر؟

۳۔ انھوں نے اپنے پراویڈینٹ فنڈ کی حاصل شدہ رقم مبلغ ۵ لاکھ روپیہ اپنے بھائی کے چالو کاروبار میں بطور اپنا حصہ لگا دیا ہے جس میں ابھی منافع شروع نہیں ہوا۔ اس صورت میں اس راس المال (اصل زر) پر انھیں زکوٰۃ دینا ہوگی؟

۴۔ وہ زیور جو ان کی بیوی کو ان کے والدین نے شادی کے موقع پر پہنایا تھا، دورانِ ملازمت جب تنخواہ بالکل واجبی سی تھی، انھوں نے اپنی بیوی کے اس زیور پر زکوٰۃ حیثیت کے مطابق کبھی ادا کی اور کبھی اپنی بیوی ہی کو کہا کہ وہ اپنے زیور پر سے زکوٰۃ نکالے۔ خواہ کسی چیز کو بیچ کر ادا کرے۔ بعد ازاں بچے ہوئے پر انھوں نے تمام زیور بچوں کی نیت پر علیحدہ علیحدہ رکھ لیا کہ یہ ان کی شادیاں ہونے پر انھیں تحفتاً پہنایا جائے گا۔ کیا اس صورت میں بھی ان پر اس زیور کی زکوٰۃ واجب ہوگی؟ خود وہ اپنی تنخواہ سے بمشکل اپنے گھریلو اخراجات پورے کر رہے ہیں۔ براہِ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں رہنمائی کریں۔ (حافظ محمد عباس۔ ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ مکان کے کرائے میں زکوٰۃ اس صورت میں واجب ہے کہ وہ حد نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے اور اگر سال گزرنے سے پہلے خرچ ہو جائے تو زکوٰۃ نہیں۔

۲۔ زمین کا وہ قطعہ جو بیع کے لیے ہے اس میں زکوٰۃ واجب ہے اور جس میں تردّد ہو کوئی بات طے نہ ہو کہ اس پر مکان تعمیر کرنا ہے یا فروخت، اس میں زکوٰۃ نہیں۔ اہل علم نے اس امر کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں حدیث ہے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ہر اس مال سے زکوٰۃ نکالیں جسے ہم

فروختنی مال شمار کرتے تھے۔''

۳۔ منافع پرلگے ہوئے پیسے میں زکوٰۃ تجارتی قیمت پر ہوتی ہے جب کہ اس پر سال کا عرصہ گزرجائے لیکن تنخواہ کی کٹوتی سے حاصل شدہ منافع استعمال میں لانا محلِ نظر ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: (ماہنامہ ''محدث'' لاہور۔ ''سود نمبر'')

۴۔ محفوظ زیور جو نصاب کو پہنچتا ہے۔ اور اولاد کی شادی کی نیت سے رکھا گیا ہے۔ اس میں سے زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ اگرچہ بعض جزء یا اس کی قیمت فروخت سے ادائیگی ہو۔ کیونکہ یہ زیور ملکیت آپ کی ہے۔ بالفرض اگر یہ بچوں کا ہوتا تو پھر بھی زکوٰۃ واجب تھی۔ چھوٹے بچوں کے لیے راجح مسلک یہ ہے کہ ان کے مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اس موضوع پر میرا ایک تفصیلی فتویٰ تنظیم اہلحدیث لاہور میں شائع شدہ ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الصوم: صفحہ:292

محدث فتویٰ